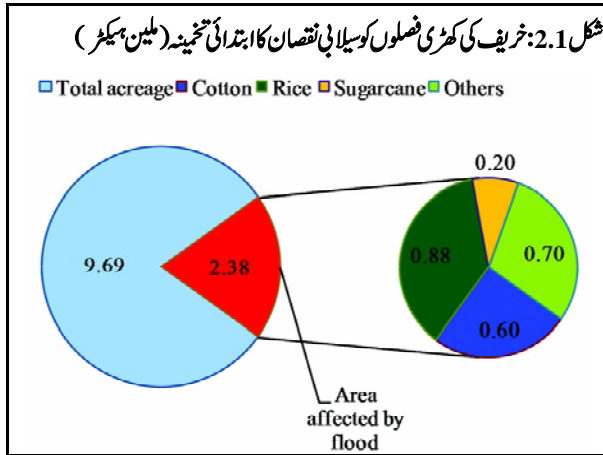


2.1 عمومی جائزہ

مالی سال 10ء کے دوران جو معاشی بحالی نظر آئی تھی وہ مالی سال 11ء کے اوائل میں اس وقت دھچکے کا شکار ہوئی جب ملک کے زرعی علاقوں کا لگ بھگ ایک چوتھائی حصہ سیلاب کی تباہی سے دوچار ہوا۔ نہ صرف فصلوں اور مویشیوں کو نقصان پہنچا بلکہ زراعت پر انحصار کرنے والی متعدد صنعتیں، بجلی کے پلانٹ اور اشیا سازی کی دیگر سرگرمیاں بھی متاثر ہوئیں۔ خدشہ ہے کہ دولت و آمدنی کے نقصان کا مجموعی اثر ملکی نجی صرفے تک پہنچا ہے۔ مزید یہ کہ محدود مالیاتی گنجائش کی بنا پر مالیاتی استحکام کے پیش نظر سرکاری شعبے سے ہمیز کا آنا بھی مشکل ہے۔

تاہم شعبہ خدمات کی متوقع اچھی کارکردگی م 11ء میں جی ڈی پی کی نمو کو سہارا دے گا۔ علاوہ ازیں تقریباً تمام زرعی پیداوار کی قیمتوں میں غیر متناسب اضافے کی بنا پر کاشتکاروں کی نامیہ آمدنی نمایاں طور پر بڑھ گئی۔ اگرچہ اس سے نجی مجموعی طلب کو قائم رکھنے میں مدد ملی تاہم معیشت میں گرانی کا دباؤ بھی بڑھ گیا۔ اس پس منظر میں اسٹیٹ بینک کے تخمینے پچھلے تخمینوں سے مختلف نہیں رہے جن کے مطابق م 11ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو 2 سے 3 فیصد کے درمیان رہنے کا امکان ہے۔

2.2 زرعی شعبے کی کارکردگی



خریف¹ کی فصلیں 97 لاکھ ہیکٹر پر لگائی گئیں لیکن شدید بارشوں اور سیلاب نے تقریباً 24 لاکھ ہیکٹر پر کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچایا۔ ابتدائی تخمینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ چاول، کپاس، مٹی، دالوں اور پھلوں کو بھاری نقصان پہنچا (دیکھئے شکل 2.1)۔ تاہم سیلاب زدہ علاقوں میں گنے کی فصلوں کو ہونے والے نقصان کی غیر سیلابی علاقوں کی یافت میں اضافے سے تلافی ہوگئی۔ زیادہ بارشوں کی وجہ سے کپاس اور چاول کی فصلوں پر وائرس اور بیماریوں کے حملے بھی ہوئے۔

فصلوں کے علاوہ مویشیوں اور زرعی اثاثوں اور انفراسٹرکچر² کو بھی خاصے نقصانات ہوئے۔ اسٹیٹ بینک، وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے زرعی شعبے کی جلد بحالی کے لیے مالی امدادی پروگرام شروع کیے ہیں (دیکھئے باکس 2.1)۔

¹ خریف کا موسم اپریل سے ستمبر تک ہوتا ہے۔

² ملک پھر کے 178 اضلاع میں ڈیموں، بجلی گھروں، پلوں، نہروں کے کناروں، نالوں، ٹیوب ویلوں، زرعی کنوئیں، فارم سے منڈی تک جانے والی سڑکوں اور گوداموں کو نقصان پہنچا۔

بکس 2.1: سیلاب زدہ علاقوں کے لیے اقدامات

اسٹیٹ بینک نے سیلاب زدہ علاقوں میں زراعت اور چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کی جلد بحالی کے لیے کئی مالی امدادی اقدامات کا اعلان کیا ہے جو یہ ہیں:³

1. سیلاب زدہ علاقوں میں ایس ایم ای اور زرعی سرگرمیوں کے احیا کے لیے نو مالکاری اسکیم۔ اس اسکیم کے لیے 10 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں اور یہ رعایتی مارک اپ ریش پر بینکوں ترقیاتی مالی اداروں کے ذریعے شروع کی گئی ہے۔ اس اسکیم کے تحت:
الف۔ زرعی مالکاری کے لیے محتاط قواعد کے تحت زرعی پیداواری جاری سرمائے کے قرضے زیادہ سے زیادہ ایک سال کی مدت کے لیے دیے جائیں گے (اس کی بنیاد فصلوں کے پکر پر ہوگی)۔
ب۔ ایک سال کی مدت کے لیے ایس ایم ای کی جاری سرمائے کی ضروریات کے لیے قلیل مدتی قرضے۔
2. سیلاب زدہ علاقوں میں کینولا کی کاشت کے لیے رعایتی مالکاری اور ضمانتی اسکیم۔ اس اسکیم میں 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ توقع ہے کہ وزارت خوراک و زراعت اور صوبائی محکمہ ہائے زراعت بھجوں، کھادوں، کیڑے مار دواؤں اور مناسب تکنیکی رہنمائی کی بروقت دستیابی کو یقینی بنائیں گے۔ قرضے کریڈٹ گارنٹی اسکیم کے تحت دیے جائیں گے جس میں اسٹیٹ بینک بینکوں کے مصدقہ نقصانات 30 فیصد تک برداشت کرے گا۔ یہ پیداواری قرضے زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کے لیے مناسب نرخوں پر دیے جائیں گے (فصلوں کے پکر کی بنیاد پر)۔

3۔ دیگر امدادی پیکیججز

الف۔ واجب الادا قرضوں کی دو سال کے لیے تکفیل نوری شیڈولنگ

ب۔ اسٹیٹ بینک کی نو مالکاری وڈو کے ذریعے 8 فیصد سالانہ پر 3 فیصد کے بینکاری تفاوت کے ساتھ دو سال کے لیے نئے قرضوں کی فراہمی۔

ج۔ ایک سال کے لیے اضافی توبی شرائط سے استثناء۔

فصلیں

خریفہ م س 11ء کے دوران کپاس اور چاول کی پیداوار میں کمی آئی جبکہ غیر سیلابی علاقوں میں یافت میں نمایاں اضافے کی بنا پر گنے کی پیداوار کچھ بہتر ہو گئی (دیکھئے جدول 2.1)۔ بوائی کے وقت پانی کی کم دستیابی کے باوجود کپاس کا زیر کاشت رقبہ پرکشش قیمتوں کی بنا پر بڑھ گیا۔ تاہم سیلاب نے م س 11ء کی کپاس کی پیداوار میں لگ بھگ 6 لاکھ ہیکٹر کمی کردی (دیکھئے جدول 2.2 اور شکل 2.2)۔ چنانچہ عملاً کپاس کا زیر کاشت رقبہ کم ہو کر 25 لاکھ ہیکٹر رہ گیا۔ کپاس کی فصل کو بھی کپاس کی کاشت کے اہم اضلاع میں شدید بارشوں سے نقصان پہنچا۔ نتیجتاً کپاس کی پیداوار کم ہو کر ایک کروڑ 17 لاکھ ٹنھیں رہ گئی یعنی م س 11ء میں 9.4 فیصد کمی آئی۔ 15 دسمبر 2010ء تک جنگل فیکٹریوں میں 94 ملین گانٹھیں پہنچیں جبکہ پچھلے سال اسی مدت میں ایک کروڑ 13 لاکھ گانٹھیں پہنچی تھیں۔ سمعی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے کاشتکاروں نے کپاس کو روک کر رکھا۔ کپاس کی کٹائی اور بیچنے کے اعداد و شمار میں جنوری 2011ء اور اس کے بعد فرق کم ہو سکتا ہے۔

م س 11ء کے لیے گنے کی پیداوار کا تخمینہ ساڑھے پانچ ٹن لگا یا گیا تھا۔ سیلاب سے 2 لاکھ ہیکٹر پر قائم گنے کی کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا۔ لیکن باسستی چاول کی طرح اس فصل کو بھی غیر سیلابی علاقوں میں شدید بارشوں اور مرطوب موسم سے فائدہ پہنچا اور بلند تر یافت نے سیلاب سے ہونے والے نقصانات کی تلافی کر دی۔ وزارت خوراک و زراعت کے عبوری تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س 11ء کے دوران 4 کروڑ 49 لاکھ ٹن گنا پیدا ہوگا جو گزشتہ برس سے کسی قدر زیادہ ہے۔

گنے کی منڈی کی قیمتیں صوبائی حکومتوں کی مقررہ اشارتی قیمتوں سے خاصی زیادہ تھیں۔ اگرچہ قیمتیں م س 10ء کے اس سیزن سے زیادہ تھیں تاہم اس

³ تفصیلات کے لیے دیکھئے: www.sbp.org.pk/smfcd/circulars/2010/C16.htm

جدول 2.1: اہم فصلوں کی کارکردگی					
زیرکاشت رقبہ (000 ہیکٹر)					
فصلیں	م 09ء	م 10ء	م 11ء	م 11ء	م 11ء میں سال بہاں مو
کپاس	2,850	3,106	3,200	3,142	1.2
گنا	1,029	943	1,070	1,047	11.0
چاول	2,963	2,883	2,708	2,642	-8.4
گندم	9,046	9,105	9,045	-	-
چنا	1,092	1,050	1,122	-	-
مکئی	1,062	950	1,010	-	-
پیداوار (000 ٹن، کپاس کا ٹھیس، 170.09 کلونی گانٹھ کے حساب سے)					
کپاس	12,060	12,914	14,010	11,700	-9.4
گنا	50,045	49,373	53,665	49,400	0.1
چاول	6,954	6,883	6,048	5,949	-13.6
گندم	24,032	23,917	25,000	-	-
چنا	740	571	619	-	-
مکئی	3,548	3,477	3,452	-	-
یافت (کلوگرام ہیکٹر)					
کپاس	720	707	745	633	-10.4
گنا	48,635	52,357	51,000	47,182	-9.9
چاول	2,347	2,387	2,228	2,252	-5.7
گندم	2,657	2,627	2,764	-	-
چنا	696	544	552	-	-
مکئی	3,341	3,660	3,419	-	-
ع: عبوری، ہ: ہدف، ت: انتہائی عبوری تخمینہ					
ماخذ: وزارت خوراک و زراعت کے یکم نومبر 2010ء کو جاری کردہ تخمینے					

سے بھی زیادہ قیمتیں وصول کرنے کی خاطر کاشتکاروں نے فصلوں کو روکے رکھا۔ نتیجے کے طور پر ملوں میں کچل کاری کم ہوئی اور بعض رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ گنے کا گڑ کے لیے استعمال بڑھ گیا۔

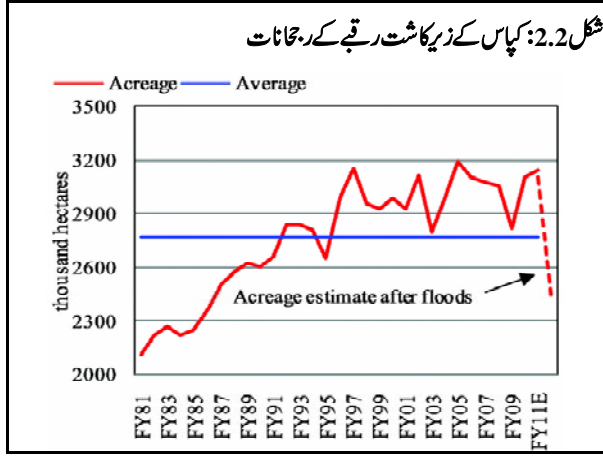
مثبت پہلو یہ ہے کہ سیلابوں اور مون سون کی زیادہ بارشوں کی وجہ سے زیر زمین پانی کی کیفیت میں بہتری، مٹی میں پانی کی سطح اور ریزوائرز میں پانی کی دستیابی بہتر ہونے سے م 11ء کے موسم ربيع کے لیے امکانات روشن ہو گئے۔ خاص طور پر م 11ء میں بارانی علاقوں میں گندم کی پیداوار میں نمایاں اضافہ متوقع ہے۔ حکومت نے ڈھائی کروڑ ٹن کا ہدف مقرر کیا ہے اور م 11ء میں گندم کی ریکارڈ پیداوار خارج از امکان نہیں۔ حکومت نے گندم کی امدادی قیمت 950 روپے فی 40 کلوگرام برقرار رکھی لیکن چھوٹے کاشتکاروں کو پچھلے برسوں سے بہتر نرخ ملنے کا امکان ہے کیونکہ 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران توقع ہے کہ ملکی قیمتیں اور گندم کی عالمی قیمتیں دونوں مستحکم رہیں گی۔

گلہ بانی

گلہ بانی کے شعبے کا قدر اضافی کے لحاظ سے زراعت میں 53.2 فیصد اور جی ڈی پی میں 11.4 فیصد حصہ ہے۔ اس شعبے کو بھی سیلاب کی وجہ سے نقصان سہنا پڑا۔ نہ صرف ہزاروں جانور مر گئے بلکہ سیلاب زدہ علاقوں میں مختلف قسم کی بیماریوں (ہیمر جک سبٹی سیمیا، لورفلوک، فوٹ راث، پوسٹیرئیر فالج وغیرہ) نے اس اہم ذیلی شعبے کی نمو کو متاثر کیا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ذیلی شعبہ گلہ بانی میں پچھلے

جدول 2.2: کپاس کے صوبہ دار تخمینے				
رقبہ (000 ہیکٹر میں، پیداوار 000 گانٹھوں میں)				
صوبہ	زیرکاشت رقبہ	سیلاب زدہ رقبہ	پیداواری نقصانات	بقیہ پیداوار
پنجاب	2,499	405	1,574	8,126
سندھ	650	191	1,020	3,180
خیبر پختونخوا	10	0	0	10
بلوچستان	40	2	5	95
مجموعی	3,199	598	2,599	11,411
ماخذ: وزارت خوراک و زراعت - یہ اعداد شمار 13 اکتوبر 2010ء کو جاری کردہ تخمینوں پر مبنی ہیں۔ مجموعی تخمینوں پر بعد میں وزارت نے یکم نومبر 2010ء کو نظر ثانی کی جس کے لیے ہر صوبے کے لیے الگ الگ مکمل اعداد و شمار دستیاب نہ تھے۔				



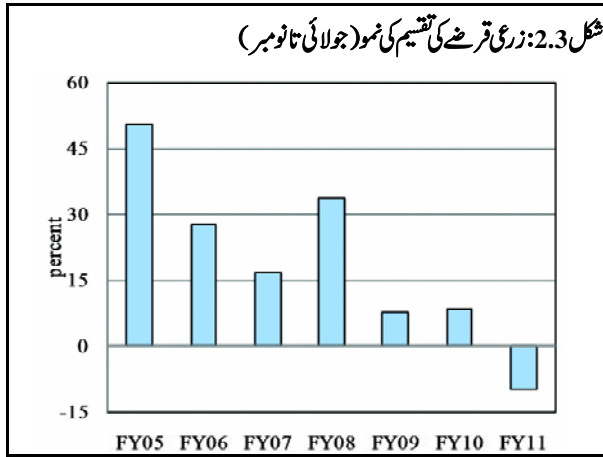
چند برسوں کے دوران قدرے مستحکم نمو نے زراعت کی نمو کو بہت فائدہ پہنچایا تھا اور فصلوں کے ذیلی شعبے کی تغیر پذیری کی تلافی کر دی تھی۔⁴ گلہ بانی کی مصنوعات کی مضبوط ملکی اور بیرونی طلب کے پیش نظر سیلاب سے متعلق نقصانات آئندہ مہینوں میں زخموں پر دباؤ میں اضافہ کریں گے۔

زرعی قرضہ

جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران زرعی قرضے کی تقسیم میں 9.6 فیصد سال بسال کی منفی نمو ہوئی جو چھ برسوں کی کم ترین نمو ہے جبکہ م س 10ء کی اسی مدت میں 8.7 فیصد کی معقول نمو ہوئی تھی (دیکھئے شکل 2.3)۔ اس کمی کی بنیادی وجوہات یہ ہیں: (1) ایک تخصیصی بینک نے سیلاب زدہ علاقوں میں سرگرمیاں بڑھانے کی وجہ سے کم قرضے دیے (دیکھئے جدول 2.3) اور (2) پانچ بڑے کمرشل بینکوں نے محتاط قرض گاری کی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ زرعی شعبے میں بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضے بھی بینکوں کے لیے تشویش کا باعث ہیں اور سیلابوں کی بنا پر بھاری نقصانات نے صورتحال کو مزید پیچیدہ کر دیا۔ کمرشل بینک خطرے سے گریز کا رویہ اختیار کر سکتے ہیں اور زرعی شعبے میں انکشاف کو محدود کر سکتے ہیں جس سے اس اہم شعبے میں نمو متاثر ہوگی۔

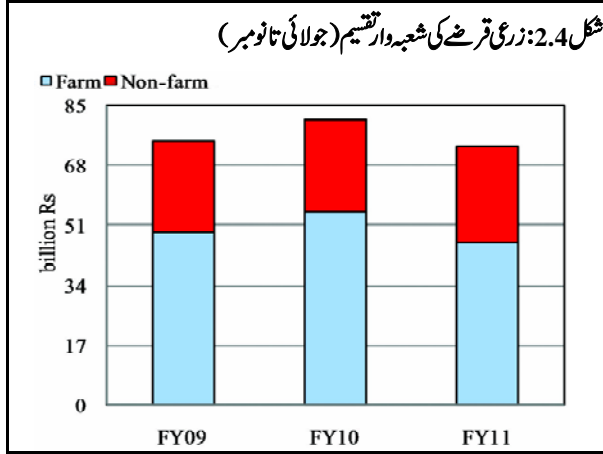
مزید برآں تخصیصی بینکوں نے اپنی محدود رقم کی وجہ سے بھی کم قرض دیا کیونکہ ان کی قرض گاری کا انحصار رقم کی واپسی پر ہوتا ہے جو کم ہوئی کیونکہ انہوں نے طویل



جدول 2.3: زرعی قرضے کے رجحانات (جولائی تا نومبر)

ارب روپے نمو فیصد میں			
بینک کا نام			
تقسیم		نمو	
م س 10ء	م س 11ء	م س 10ء	م س 11ء
58.3	59.1	5.6	1.4
44.9	43.1	16.7	-4.2
13.3	16.0	-20.0	20.3
22.7	14.1	17.3	-38.0
21.8	12.6	19.4	-42.3
0.9	1.5	-18.2	69.9
81.0	73.2	8.7	-9.6

⁴ م س 01ء سے م س 10ء تک گلہ بانی کی نمو کا معیاری انحراف 4.0 تھا جبکہ اس مدت میں فصلوں کے ذیلی شعبے کی نمو کا معیاری انحراف 6.1 تھا۔



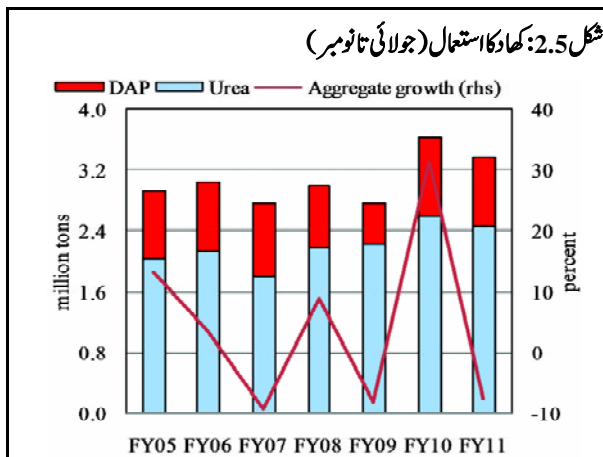
مدتی ترقیاتی قرضے زیادہ دیے۔ دوسری جانب کمرشل بینک اور ملکی نجی بینک زیادہ تر قلیل مدتی پیداواری مقاصد کے لیے قرضے دیتے ہیں۔

قرضے کا مختلف مدوں میں تجزیہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران مجموعی زرعی قرضے میں فاری شعبے کا حصہ کم ہو گیا۔ مذکورہ مدت کے دوران فاری شعبے کو قرضے کی تقسیم 15.8 فیصد گھٹ گئی جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصے میں 12.1 فیصد کا بھرپور اضافہ ہوا تھا۔ جولائی تا نومبر

م س 11ء کے دوران غیر فاری شعبے میں 3.5 فیصد نمو ہوئی جبکہ جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران 2.1 فیصد نمو ہوئی تھی (دیکھئے جدول 2.4)۔ اس تجزیے سے اس نقطہ نظر کو تقویت ملتی ہے کہ زرعی شعبے کو قرضے کی تقسیم میں موجودہ کمی سیلاب کا نتیجہ ہے کیونکہ اس آفت سے فاری شعبے کو بہت نقصان ہوا۔

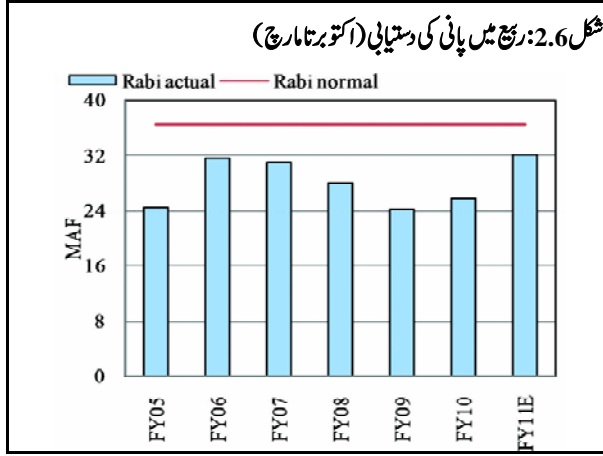
کھاد

انفراسٹرکچر کو بھاری نقصان، کاشتکاروں کے بے گھر ہونے اور فاری شعبے میں سست سرگرمیوں سے جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران کھاد کا استعمال محدود رہا۔ تاہم کھاد کے استعمال پر سیلاب کا اثر عارضی معلوم ہوتا ہے کیونکہ: (الف) رینج کی فصلوں کے روشن امکانات سے کھاد کا استعمال بڑھے گا، (ب) سیلاب زیادہ علاقوں میں رعایتی قرضے کی سہولتوں سے بھی کھاد کے استعمال کو سہارا ملے گا، نیز (ج) فاری آمدنی میں اضافہ (زیادہ تر زرعی پیداوار کی بلند قیمتوں کی بنا پر) کاشتکاروں کو ترغیب دے گا کہ وہ مٹی کی نمی کا فائدہ اٹھانے کے لیے کھاد کا استعمال بڑھا کر رینج کی فصلوں کی یافت میں اضافہ کریں۔



بظاہر جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران کھاد کے مجموعی استعمال میں پچھلے سال کی 31.4 فیصد مضبوط نمو کے مقابلے میں 7.4 فیصد کی خاصی مایوس کن معلوم ہوتی ہے (دیکھئے شکل 2.5)۔ تاہم جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران کھاد کے استعمال میں تیزی سے اضافہ استثنائ تھا کیونکہ کم نرخوں کی وجہ سے کاشتکاروں نے خوب ذخیرہ جمع کیا۔

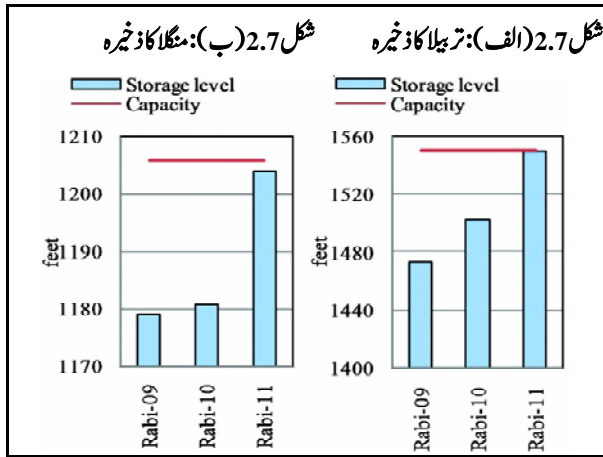
مختلف مدوں میں تجزیہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ



ڈی اے پی کے استعمال میں کی زیادہ نمایاں تھی کیونکہ جولائی تا نومبر م س 11ء میں اس کا استعمال 12.7 فیصد سال بسال کم ہو گیا جبکہ یوریا کے استعمال میں 5.2 فیصد کی آئی۔ ڈی اے پی کے استعمال میں کی سبب بلند اساس ہے کیونکہ م س 10ء میں خاصی کم قیمتوں کی بنا پر ڈی اے پی کا استعمال تیزی سے بڑھ گیا۔

پانی کی دستیابی

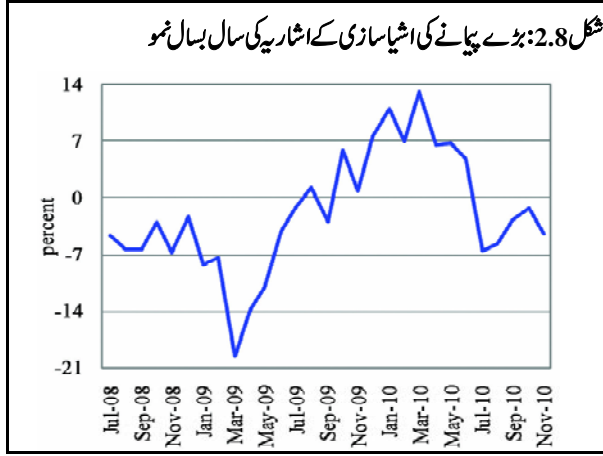
شدید اور زیادہ عرصے تک مون سون کی بارشوں کے بعد م س 11ء کی ریتج کی فصل کی آب پاشی کے لیے پانی کی دستیابی اتنی بہتر ہو گئی کہ پورے عشرے کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی (دیکھئے شکل 2.6)۔ یہ اضافہ تربیلا ڈیم اور منگلا ڈیم میں ذخائر کی سطح سے بھی ظاہر ہے جو م س 10ء اور م س 09ء کی اسی مدت کی نسبت اپنی پوری گنجائش تک بھرے ہوئے ہیں (دیکھئے شکل 2.7 الف اور ب)۔



ذخائر میں پانی کی دستیابی بہتر ہونے سے نہری علاقوں میں گندم کی بوائی میں مدد ملے گی۔ بارانی علاقوں میں گندم کا زیر کاشت رقبہ بھی ریتج م س 11ء کے دوران زیادہ فی اور متوقع بارشوں کی بنا پر بڑھنے کا امکان ہے۔

2.3 بڑے پیمانے کی اشیا سازی

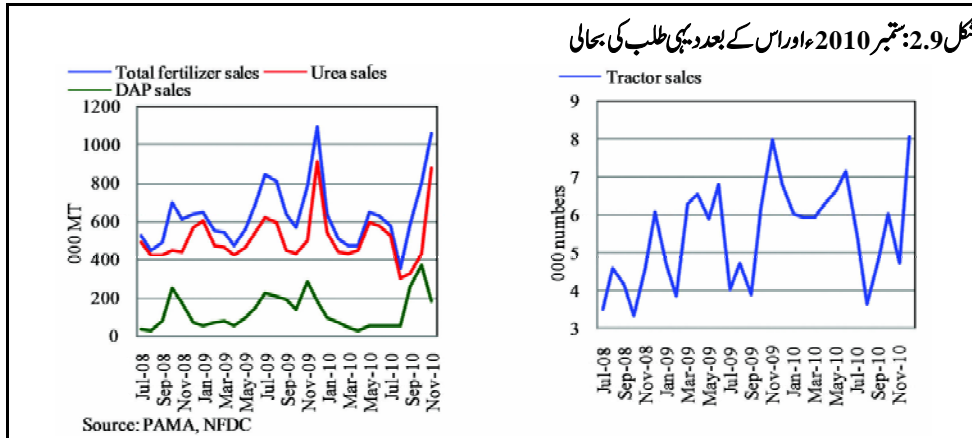
م س 10ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمونیں جو تیزی دیکھنے میں آئی تھی وہ م س 11ء کے ابتدائی مہینوں میں ختم ہو گئی اور اگست 2010ء کے دوران 11 ماہ میں پہلی بار بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی سال بسال نمونہ ہو گئی اور اگلے چار ماہ تک منفی رہی (دیکھئے شکل 2.8)۔ شدید بارشوں اور سیلاب کے بعد م س 11ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران کی متوقع تھی جس نے خاص طور پر تعمیرات، پٹرولیم کی صفائی، سوئی ملبوسات اور زراعت پر مبنی صنعتوں کو متاثر کیا۔ تاہم جزوی طور پر پیشتر زرعی اجناس کی بہت زیادہ بلند قیمتوں کی وجہ سے مستحکم ملکی طلب کاڑیوں، کھاد، ربڑ اور انجینئرنگ کی صنعتوں میں بھرپور نمو کا باعث بنی۔ مزید برآں مضبوط بیرونی طلب نے کیمیائی اشیا اور چمڑے کی نمونہ سہارا دیا۔ جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران بڑے پیمانے پر اشیا سازی کی مجموعی پیداوار 2.3 فیصد سال بسال گھٹ گئی جبکہ جولائی تا نومبر م س 10ء میں 0.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔



میں 11 اے کے ابتدائی مہینوں کے دوران نجی طلب برقرار رہی۔ اسے زیادہ تر بلند نامیہ آمدنی سے مدد ملی: سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 50 فیصد اضافہ ہوا، بیشتر زرعی اجناس کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا جس نے ماس 10ء میں خراب فصلوں سے دیہی آمدنی میں کمی کے اثر کو جزواً زائل کر دیا، کارکنوں کی ترسیلات میں نمایاں اضافہ ہوا، کمرشل بینکوں نے صارفین مالکاری میں پھر دلچسپی لینا شروع کردی نیز سیلاب زدہ آبادی کو نجی اور سرکاری رقوم کی ادائیگی ہوئی۔ علاوہ ازیں اگست 2010ء میں

عارضی دھچکے کے بعد دیہی طلب تیزی سے بحال ہوئی جیسا کہ کھاد اور ٹریکٹر کی فروخت میں تیزی سے ظاہر ہے (دیکھئے شکل 2.9)۔ ٹریکٹر کی فروخت میں نمو بالخصوص حوصلہ افزا ہے کیونکہ یہ خریداریاں گزشتہ برس بے نظیر ٹریکٹر اسکیم کے تحت دی گئی زراعت کی عدم موجودگی میں کی گئیں۔ نیز اگست میں فروخت کم ہونے کی وجہ فقط طلب کی سست رفتاری نہ تھی بلکہ عارضی رکاوٹیں تھیں۔

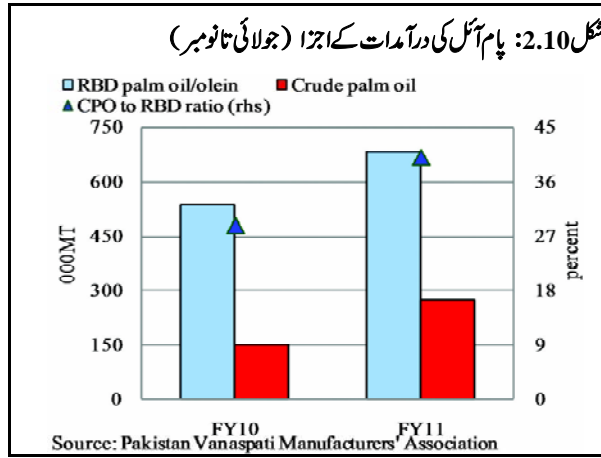
بینکوں کی مالکاری بڑھنے سے گاڑیوں کی طلب بہتر ہوئی جس سے نرخوں میں اضافے کے باوجود کاروں کی فروخت بڑھ گئی (دیکھئے جدول 2.4)۔ اسی طرح صارفین الیکٹرکس کی بعض اشیاء کی پیداوار میں 11 اے کے بجٹ میں وفاقی ایکسائز ڈیوٹی لگائے جانے کے باوجود بڑھی۔ حقیقت یہ ہے کہ گاڑیوں کی ملک کے اندر تیار کی گئی جارہنے کا جزوی سبب یہ تھا کہ مقامی نرخوں پر کرنسی کی قدر میں کمی کا اثر منتقل ہوا جبکہ الیکٹرکس کے بعض پروڈکٹوں کی درآمد پر ڈیوٹی میں کمی نے فرموں کو اپنی لاگت کم کرنے کا موقع فراہم کیا۔⁵



⁵ ایس آر او 2010 (1) 292 مورخہ 5 جون 2010ء، انٹرکنٹیننٹل ڈیپ فریڈرز کے کنڈیکٹر اور ایو پوریز کے بعض پروڈکٹس ایڈیٹیو سیٹ اور توانائی بچانے والے لمپوں کے پروڈکٹس کو 5 فیصد درآمدی ڈیوٹی سے مستثنیٰ کیا گیا۔ الیکٹرکس کی صنعت کے علاوہ ایس آر او میں سوپرز، جنٹ، شیشے کی تیاری (سوڈیم سلفیٹ) اور چمچے کی کمائی کی صنعتوں کے لیے خام مال پر ڈیوٹی میں کمی کا ذکر کیا گیا ہے۔

جدول 2.4: کارکی مالکاری اور فروخت (جولائی تا نومبر)		
م 11ء	م 10ء	تقسیم (ملین روپے)
22,969	6,252	
912,822	854,122	کارکی اوسط قیمت (روپے)*
46,822	42,166	کاروں کی فروخت
* 11 کار ماڈلز کا اوسط، ماخذ: پاماء، آٹومارک		

نہایتی تیل اور گھی کی تیاری ایک اور صنعت ہے جسے مالیاتی اقدامات سے فائدہ ہوا، یعنی: خام پام آئل کی درآمد پر 1000 روپے فی میٹرک ٹن ڈیوٹی کی کمی۔ اس سے مقامی یونٹوں کو قدر اضافی کی حامل آر بی ڈی (ریفائنڈ، بلیچڈ اور ڈیوڈ پورائزڈ) شکل کی بجائے مزید خام پام آئل درآمد کرنے کی ترغیب ملی (دیکھئے شکل 2.10)۔ تاہم ڈیوٹی میں اس کی کا اثر محدود رہا جس کا سبب یہ تھا کہ (1) ملک میں تیل اور گھی کی تیاری کے 100 یونٹوں میں سے صرف 11 کے پاس ریفائننگ یعنی صفائی کی سہولت ہے، اور (2) ملائیشیا کی حکومت نے خام پام آئل کی برآمدات پر پابندی لگا دی۔ پاکستانی درآمد کنندگان پام آئل زیادہ تر ملائیشیا سے خریدتے ہیں کیونکہ دونوں ملکوں کے درمیان آزاد تجارت کا معاہدہ ہے۔



جدول 2.5: جولائی تا نومبر کے دوران تعمیراتی سرگرمیوں کے اظہار یوں کی سال بسال نمو فیصد		
م 11ء	م 10ء	تقسیم
-8.8	12.8	سینٹ کی مقامی فروخت
4.5	-3.2	تعمیرات کے لیے قرضہ
-44.3	135.8	تعمیرات میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
-15.3	11.5	تعمیرات سے متعلق صنعتوں میں پیداوار (جولائی تا اکتوبر)
12.1	-14.3	تعمیراتی سامان کی قیمتیں (تھوک قیمت اشاریہ کی بنیاد پر)

نئی طلب میں پک کے باوجود م 11ء کی پہلی سرمایہ رپورٹ کے دوران ناسازگار موسم کے باعث تعمیرات کی سرگرمیاں تیزی سے کم ہوئیں۔ قیمت میں مسلسل اضافے کی بنا پر تعمیراتی سامان کی طلب میں کمی بھی متوقع تھی۔ مزید برآں سمسٹی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ مکانات کی تعمیر بتدریج بڑھ رہی ہے تاہم کمرشل عمارتوں کی تعمیر کی رفتار کم ہو رہی ہے کیونکہ بڑے شہری مراکز میں ریل اسٹیشن کی صورتحال اچھی دکھائی نہیں دیتی (جدول 2.5)۔

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ اکتوبر 2010ء اور اس کے بعد ملک کے اندر سینٹ کی فروخت میں تیزی سے اشارہ ملتا ہے کہ تعمیراتی سرگرمیاں توقع سے پہلے بحال ہو سکتی ہیں۔⁶ سمسٹی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ فروخت زیادہ نجی مکانات کی طلب کی بنا پر ہو رہی ہے کیونکہ کوئی بڑا سرکاری تعمیراتی کام شروع نہیں ہوا ہے۔ بہر حال بھاشا ڈیم پر کام کے متوقع آغاز کے ساتھ سیلاب میں متاثر ہونے والے انفراسٹرکچر کی مرمت سے آنے والے مہینوں

⁶ آل پاکستان سینٹ میپنگ کچر راز ایسوسی ایشن کے فراہم کردہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ سینٹ کے ملکی تقیلا اکتوبر نومبر 2010ء کے دوران 2.1 فیصد سال بسال بڑھ گئے جبکہ م 11ء کی پہلی سرمایہ رپورٹ میں 16.0 فیصد سال بسال کی ہوئی تھی۔

میں سرکاری تعمیراتی کام میں تیزی آنے کی امید ہے۔⁷ آخر اسیمنٹ کی تیاری کی استعداد میں مئی 11ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران توسیع اور تیسری سہ ماہی میں ایک نئی نجی اسٹیل مل کے آغاز سے تعمیرات کو مزید تقویت ملنے کی امید ہے۔

تاہم زیر جائزہ عرصے کے دوران سیمنٹ کی برآمدی طلب کم ہوئی جس کا بڑا سبب درآمد کرنے والے ممالک میں سیمنٹ کی تیاری کی بڑھتی ہوئی استعداد اور بڑھتی ہوئی عالمی مسابقت ہے۔ یہ اندازہ درست تھا کہ سیمنٹ کے شعبے میں حال ہی میں برآمدات کی بنا پر جو نمودیکھی گئی اس میں مسابقت سخت ہونے سے کچھ کمی آئے گی۔

برآمد پر انحصار کرنے والی بعض دیگر صنعتوں بشمول دواسازی اور برقی پنکھوں کو، جنہیں پچھلے دو برسوں میں جغرافیائی تنوع سے فائدہ پہنچا تھا، غیر روایتی منڈیوں میں پسپائی اختیار کرنی پڑی۔ دواسازی کے شعبے میں یہ کمی دواسازی کی برآمد کے حوالے سے سخت تر معیار کی شرائط اور بھارت کے ساتھ بڑھتی ہوئی مسابقت کی بنا پر ہوئی۔ دوسری طرف پنکھوں کی برآمد چینی اور بھارتی تیار کنندگان کی وجہ سے متاثر ہو رہی ہے۔

دوسری جانب امریکہ اور یورپی یونین میں بتدریج بحالی سے چمڑے اور ٹیکسٹائل کی برآمدی صنعتوں کو بڑھاوا ملا۔ تاہم اگرچہ چمڑے کی صنعت کی مقداری نموبلیں بلند برآمدات کی عکاسی ہوتی ہے تاہم ٹیکسٹائل کا شعبہ بلند تر قیمتوں سے زیادہ فائدہ اٹھا رہا ہے کیونکہ ٹیکسٹائل کی صنعت کو درپیش خام مال کی قلت، خصوصاً سیلاب سے کپاس کی فصل کو نقصان سے ہونے والی قلت نے پیداوار کو کم کیا ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر بیرونی شعبے کا جولائی تا نومبر مئی 11ء کے دوران مقامی صنعتوں پر بہت ملا جلا اثر پڑا ہے (دیکھئے جدول 2.6)۔

کپاس کی ملکی قلت اور بھارت کی جانب سے برآمدی پابندیاں سخت ہونے سے جولائی تا نومبر مئی 11ء میں کپاس کی قیمتیں تیزی سے بڑھیں۔⁸ تاہم قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل کی برآمدات کی سخت بحالی نے مئی 11ء کے ابتدائی مہینوں میں ملکی سوئی دھاگے کی منڈی میں طلب کو مضبوط رکھا جس سے پچھلے سال کے مقابلے میں منافع کا مارجن بہتر ہوا۔ اگرچہ پاکستانی اسپننگ ملوں میں چین اور بھارت کی نسبت سوئی دھاگے کی قیمت کا فرق کم ترین ہے تاہم اس سال مارجن کسی قدر بہتر ہوا ہے (دیکھئے شکل 2.11) جس کے نتیجے میں اسپننگ ملز نے قدرے تیزی سے خریداری کی ہے، خصوصاً سندھ میں جہاں مئی 10ء کے دوران دھاگے کی بھاری برآمدات سے مقامی منڈی میں بہت کمی آگئی تھی۔⁹ اگرچہ وسط دسمبر مئی 11ء تک کپاس کی آمد گزشتہ سال کے اسی عرصے کی نسبت 16.9 فیصد کم تھی تاہم مقامی ٹیکسٹائل ملز کو فروخت اور بھی کم تناسب سے گھٹی (دیکھئے شکل 2.12)۔ مزید برآں اسپننگ ملیں مصنوعی دھاگے کے ساتھ امتزاج بڑھا کر بھی قدرتی ریشے کی قلت کو پورا کر رہی ہیں۔ اس کی عکاسی انسانی ساختہ ریشے کی بلند تر پیداوار اور درآمد سے ہوتی ہے۔

خام مال کی قلت جولائی تا نومبر مئی 11ء کے دوران اسٹیل کی صنعت میں زیادہ نمایاں تھی۔ اس کی جزوی وجہ سیلاب کی تباہی سے سڑکوں کو ہونے

⁷ نیٹیش ڈی اے سیمنٹ انڈیا کے مطابق 33 پلوں کو نقصان پہنچا ہے جن میں پانچ وہاں بھی شامل ہیں جو پورے بھارت میں پلوں کی تعداد 5.3 ارب روپے اور 12,516 اسکولوں کی عمارتوں کو کسی نہ کسی قسم کا نقصان پہنچا۔ فیول آئل کی ذخیرہ کاری اور ریفاکٹنگ کی سہولتوں کے علاوہ صحت کی سہولتوں کو بھی نقصان ہوا۔

⁸ پاکستانی ٹیکسٹائل ملز نے کپاس کے بھارتی درآمد کنندگان کو آرڈر دیے ہیں۔ تاہم بھارت کی برآمدی لائسنسنگ کی شرائط کی وجہ سے آرڈر کی روانگی میں تاخیر ہوئی۔ جولائی تا نومبر مئی 11ء کے دوران ملکی خام کپاس کی قیمتیں او۔ 97.1 فیصد سال بسال بڑھیں جبکہ پچھلے سال اسی مدت میں 1.1 فیصد کی اوسط کمی ہوئی تھی۔

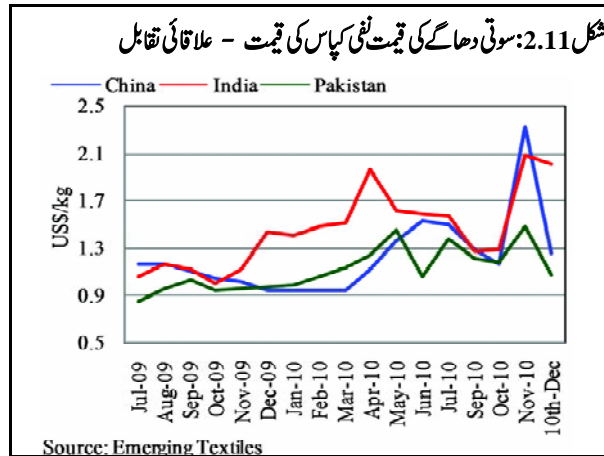
⁹ پاکستان کاٹن جزا یوسی ایٹن کے مطابق سندھ نے مئی 10ء میں 6 لاکھ 90 ہزار میٹرک ٹن کپاس برآمد کی جبکہ پنجاب نے ایک لاکھ 10 ہزار میٹرک ٹن برآمد کی۔

جدول 2.6: ایشیا سازی کی منتخب اشیاء کی پیداوار اور تجارت (جولائی تا نومبر)										
فیصد سال بسال نمو										
برآمدی فاضل رکھنے والی صنعتوں کی نمو					درآمد سے مقابلہ کرنے والی صنعتوں کی نمو					
پیداوار	برآمد	پیداوار	برآمد	تطبیقی وزن	پیداوار	برآمد	پیداوار	برآمد	تطبیقی وزن	درآمد
میں 10ء	میں 11ء	میں 10ء	میں 11ء	میں 10ء	میں 10ء	میں 11ء	میں 10ء	میں 11ء	میں 10ء	میں 11ء
4.49	9.2	-10.5	-47.7	پٹرولیم کی مصنوعات	6.97	-7.1	-10.6	25.1	-7.6	
17.40	-2.3	-12.3	-26.3	فولاد کی مصنوعات	0.15	-13.5	4.1	-8.2	-21.0	
10.06	-0.7	-2.3	6.4	ایم ایم دھاکہ	2.55	-1.6	6.6	4.9	53.0	
0.69	-1.7	18.6	-3.3	کھاد	4.51	1.0	3.0	144.3	-53.7	
6.70	2.4	-3.2	-38.2	ٹائرا اور ٹیوب	0.40	32.7	-7.7	-38.6	88.1	
5.52	14.2	-11.2	-15.7	گاڑیوں کے مکمل ساختہ یونٹ	5.27	11.1	12.9	1.0	-1.3	
0.24	15.6	-15.2	-8.6	ٹیکسٹائل کی چادریں ¹	0.07	-9.7	-17.5	-36.2	100.4	
6.40	1.8	2.3	-11.2	کٹری	0.04	-35.4	-20.4	3.8	32.9	

11 جولائی کوڈ 7003-7005

ماخذ: وفاقی محکمہ شماریات۔ ٹیکسٹائل کی چادر کی درآمد ٹیٹیک کے اعداد و شمار پر مبنی ہیں۔ گاڑیاں، کیمیکل، بکری اور ٹیٹیک کے تمام اعداد و شمار قیمتیں جبکہ بقیہ مقدار کی نمو کے اعداد ہیں۔

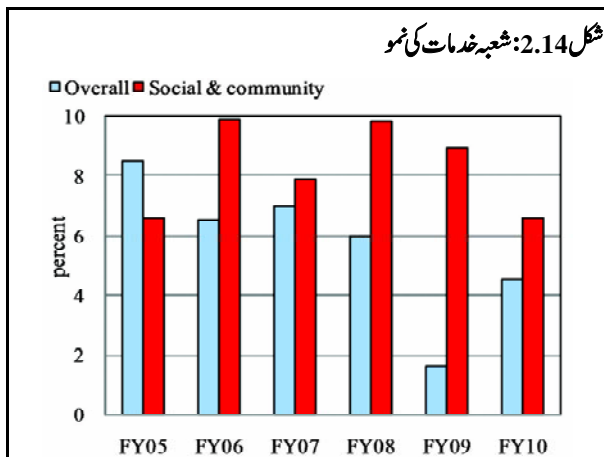
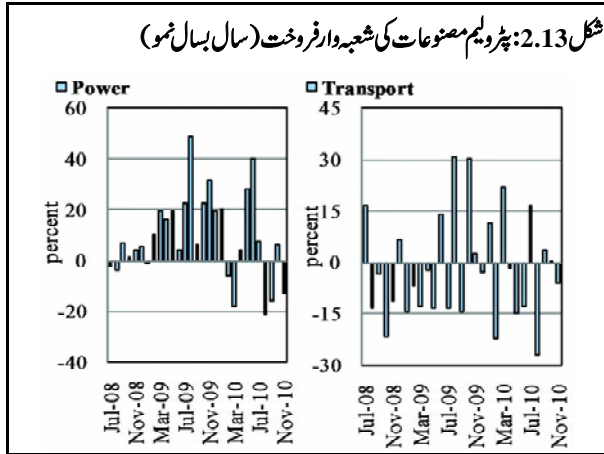
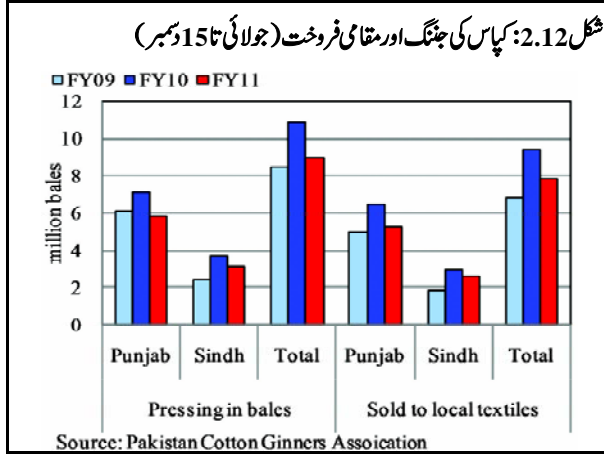
والا نقصان تھا۔ رسد کی صورتحال طویل عرصے سے تصفیہ طلب مالی مسائل کی وجہ سے مزید بگڑی جس نے کافی مقدار میں خام مال کی درآمد میں رکاوٹ پیدا کی۔



اس کے برعکس خام تیل کی زیادہ درآمد کے باوجود پٹرولیم کے شعبے میں پیداوار کم رہی کیونکہ ملک کی سب سے بڑی ریفاہنری زیر آب آنے کی بنا پر ایک ماہ تک بند رہی۔¹⁰ مزید برآں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملکی طلب بھی ان وجوہ سے گھٹ گئی: (الف) ایندھن (خصوصاً ڈیزل) کی بڑھتی ہوئی قیمتیں اور (ب) سیلاب کے بعد سرکوں اور بجلی کے انفراسٹرکچر کو نقصان (دیکھئے شکل 2.13)۔

سیلاب سے ملک کے بجلی کے انفراسٹرکچر بشمول پاور پلانٹس، گیس فیلڈز اور گرڈ اسٹیشنوں کو بھی خاصا نقصان پہنچا۔ اس سے بلاشبہ ملک میں توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری کا فرق کئی گنا بڑھ گیا جو آنے والے مہینوں میں صنعتی نمو کے لیے بڑی رکاوٹ بن سکتا ہے۔ اس حوالے سے تھرمل پاور جنریشن اور تیل و گیس کی تلاش کے شعبوں میں بڑھتی ہوئی نجی، خصوصاً بیرونی سرمایہ کاری حوصلہ افزا ہے۔

¹⁰ اس سے مراد پارکو ہے جس کا ریفاہنگ کی کل استعداد میں 35 فیصد حصہ ہے۔



2.4 خدمات

اجناس پیدا کرنے والے شعبے کی سست کارکردگی کے برخلاف شعبہ خدمات کے حوالے سے امکان ہے کہ یہ س 11ء کے لیے نمو کے مقررہ ہدف 4.7 فیصد کو عبور کر جائے گا۔ اس توقع کی بنیاد سماجی اور کمیونی خدمات کا ذیلی شعبہ ہے جس میں سرکاری، نجی اور غیر ملکی اداروں نے سیلاب زدہ علاقوں میں رواں مالی سال کے دوران وسیع پیمانے پر امدادی اور آباد کاری کا کام کیا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ س 06ء میں اس شعبے کی 9.9 فیصد ریکارڈ نمو ہوئی (دیکھئے شکل 2.14) جس کا بڑا سبب اکتوبر 2005ء کے زلزلے کے بعد ملک کے شمالی علاقوں میں امداد اور آباد کاری کی کارروائیاں تھیں۔

تاہم مختلف ذیلی شعبوں کے اہم اظہاریے تھوک و خردہ تجارت، ٹرانسپورٹ و مواصلات اور مالیات اور بیمے کی کارکردگی کے حوالے سے ملی جلی تصویر پیش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر تجارتی سرگرمیوں کی قدر اضافی میں زراعت کا حصہ کم ہونے کا امکان ہے کیونکہ س 11ء کی خریف کی فصلیں خصوصاً کپاس، چاول اور گنا نیز گلہ بانی کا شعبہ سیلاب سے متاثر ہوا۔ ساتھ ہی درآمدات میں بھرپور نمو (دیکھئے جدول 2.7) تجارت کے ذیلی شعبے کی جانب سے قدر اضافی کی نمو کو تقویت دے گی۔ مجموعی طور پر توقع ہے کہ تجارت کا ذیلی شعبہ س 11ء کے دوران سال کے ہدف کے لحاظ سے اور س 10ء کی نمو کے مقابلے میں کمزور نمو کا مظاہرہ کرے گا۔

تجارت کے ذیلی شعبے کی طرح ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری

جدول 2.7: جولائی تا نومبر کے دوران شعبہ خدمات کی کارکردگی کے اظہار پر فیصد نمو، اگر کوئی اور اکائی درج نہ ہو		
م 11ء	م 10ء	
تھوک اور خردہ تجارت		
-1.2	-1.3	تھوک اور گیشن تجارت کو قرضہ
14.0	4.4	خردہ تجارت کو قرضہ
-56.9	-52.8	تجارت میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
-2.1	0.5	ایشیا سازی کی نمو
17.5	-23.0	درآمدی نمو
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات		
5.7	15.2	بندرگاہوں پر سامان کی آمدورفت
64.1*	62.4	ٹیلی ڈینسٹی
55.7	-52.2	ٹیلی مواصلات کی درآمد
2.7	16.2	کمرشل گاڑیوں کی فروخت
7.1	7.1	ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمد
16.2	-3.7	ٹرانسپورٹ اور مواصلات کی قیمتیں
مالیات اور بیمہ		
99.7	81.2	کمرشل بینکوں کا منافع (سہ ماہی پر سہ ماہی)
0.9	1.0	نئی شعبہ کو قرضہ
0.7	-0.4	امانتیں
7.6	7.4	شرح سود کا تفاوت - اسٹاک
6.2	6.5	شرح سود کا تفاوت - اضافہ
* اعداد و شمار جون 2010ء کے ہیں۔		

اور مواصلات کے ذیلی شعبے کو بھی پہلی سہ ماہی کے دوران معاشی سرگرمیوں میں سستی کی وجہ سے دھچکا سہنا پڑا جیسا کہ اس سہ ماہی میں ٹرانسپورٹ کے شعبے کو پٹرولیم (خصوصاً ہائی اسپید ڈیزل) کی فروخت میں کمی اور ایک اہم بندرگاہ پر کارگو کی آمدورفت گرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ سستی حالیہ سیلاب میں انفراسٹرکچر اور سڑکوں کو ہونے والے نقصان کے علاوہ ہائی اسپید ڈیزل کی قیمتوں میں اضافے کی بنا پر آئی۔ یہ اضافہ زراعت کے خاتمے اور بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں کے اثر کی منتقلی کی وجہ سے ہوا۔ تاہم اکتوبر میں ٹرانسپورٹ کے شعبے کی ایندھن کی طلب میں معمولی اضافے اور کمرشل گاڑیوں کی فروخت نمایاں طور پر بڑھنے سے بحالی کا اظہار ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ م 11ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹیلی مواصلات کے ذیلی شعبے میں نمایاں نمو اور پاکستان ریلویز کے لیے وفاقی کابینہ کے منظور کردہ 11.5 ارب روپے کے ہیل آؤٹ پیکیج کے بعد نقل و حمل میں متوقع اضافے سے ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے ذیلی شعبے میں نمو کو مزید تیز کر دینے کی امید ہے۔

بینکاری کے شعبے کی منافع آوری پہلی سہ ماہی کے دوران بہت بہتر ہوئی جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مالیات اور بیمے کا ذیلی شعبہ م 11ء کے دوران بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرے گا۔ تاہم نامیہ منافع میں اضافے کا اثر بلند تر عمومی گرانٹی کی وجہ سے دب جانے کا امکان ہے۔ علاوہ ازیں م 11ء کے بجٹ میں بینکوں سے نقد نکلوانے پر وہ ہولڈنگ ٹیکس¹¹ لگائے جانے سے بھی واسطی عمل متاثر ہو سکتا ہے۔

11 بینکوں کے مختلف سودوں بشمول ڈیمانڈ ڈرافٹ، پی آر آر، آن لائن ٹرانسفر، ٹیلی گرافک ٹرانسفر، ڈی آر بی، ڈی آر ایس، ڈی آر آر اور آر ٹی سی میں پیکیجی ٹیکس پر 0.3 فیصد ٹوٹی کی جاتی ہے، بشرطیکہ یہ سود کسی ایک دن کے اندر 25,000 روپے کی حد سے تجاوز نہ کریں۔